بفیض روحانی

حضور قطبِ رائچور مخدوم حضرت سید شاہ احمد شمسِ عالم حسینی قدس سرہٗ

باعثِ صد خیر و برکت اولیاء کا عرس ہے

مستحب اور وجہِ نصرت اولیاء کا عرس ہے



حقیقتِ عُرس

تالیف و تقدیم

سید تمیم اشرف حسینی عفی عنہ

نبیرۂ سرکار شیخ المشائخ سجادہ نشین بارگاہِ شمسیہ و بانی شمسیہ نیٹورک رائچور

بفیض روحانی:

حضور قطب رائچور مخدوم حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ

باعثِ صد خیر و برکت اولیاء کا عرس ہے
مستحب اور وجہِ نصرت اولیاء کا عرس ہے

حقیقتِ عُرس

تالیف وتقدیم

سید تمیم اشرف حسینی عفی عنہ

نبیرۂ سرکار شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین بارگاہِ شمسیہ و بانی شمسیہ نیٹورک رائچور

اِنتساب

میں اپنی اِس کاوش کو
والدی ومرشدی شہزادہ ومظہرِ شیخ المشائخ
حضرت مولانا سید شاہ محمد کلیم اشرف حسینی اشرفی صاحب قبلہ مدظلہ
سے منسوب کرتا ہوں۔

فقیر

سید تمیم اشرف حسینی عفی عنہ
نبیرۂ سرکار شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین بارگاہِ شمسیہ و بانی شمسیہ نیٹورک رائچور

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

امابعد!

رسالہ ”حقیقتِ عرس“ میں اولیائے کرام کے اعراس کی حقیقت پر گفتگو کی جائے گی۔ عرس کا لغوی معنیٰ شادی ہے اِسی لئے عربی میں دولہا اور دولہن کو عروس کہا جاتا ہے۔ اور اِصطلاحِ مشائخ میں اولیائے کرام کے یومِ وصال کو عرس کہتے ہیں کہ جب نکیرین کے سوالات میں بندۂ خدا کامیاب ہوجاتا ہے تو اُسے فرشتے کہتے ہیں ”نم کنومۃ العروس الّتی لا یوقظہ الّا احبّ اھلہ“ (غنیۃ الطالبین، مشکوٰۃ شریف) یعنی تو اُسی دُلہن کی طرح سو جا جسے سوائے اس کے پیارے کے اور کوئی نہ بیدار کرے گا۔

عرس سے مراد کسی ولی اللہ اور مقرب بندۂ خدا کے یومِ وصال کے دن کی یاد تازہ کرنے کے لئے جشن منایا جاتا ہے۔ ہر سال وصال کے دن عقیدت مندوں اور بزرگوں کا صاحب عرس کے مزار پر جمع ہو کر تلاوتِ قرآنِ مجید، نعت خوانی اور صاحبِ عرس کی تعریف و توصیف بیان کرنا، طعام و شیرنی کا ثواب صاحبِ عرس کی بارگاہ میں بخشنا بھی اس کے ارکان میں شامل ہے۔

اہلسنت و جماعت کے نزدیک بزرگان دین یعنی اولیاء اللہ کے اعراس جائز اور صدہا فیوض و برکات کے حصول کا موجب ہیں۔

ولی اللہ کا یومِ وصال خود ولی کامل کیلئے ہزاروں شادیوں (خوشیوں اور مسرتوں) کا مجموعہ ہے کہ وہ دارالمصائب سے کامیاب ہو کر دارالسرور کو پہنچا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" جب مومن کے پاس موت حاضر ہوتی ہے تو اُسکے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشمی لباس لاتے ہیں اور کہتے ہیں خوش ہو کر چل تجھ سے تیرا رب راضی ہے اور رحمت اور ریحان کی طرف روانہ ہو تیرا رب تجھ سے ناراض نہیں۔ وہ روح جسم سے نکلتی ہے مشک جیسی خوشبو کی طرح۔ پھر فرشتے اُسے ہاتھوں ہاتھ لے کر آسمانوں کے دروازوں کی طرف جاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ "کیسی خوشبوناک روح زمین سے تمہاری طرف آئی ہے" (احمد، نسائی)

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب بندے (ولی اللہ) کی روح نکل جاتی ہے تو اُس پر زمین و آسمان کے درمیان والے اور تمام آسمانوں والے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور اُس

کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں ہر آسمان کے ہر دروازے سے آواز آتی ہے یا رب! اسے ہماری طرف سے گذار۔ تاکہ ہم اس کی زیارت سے سرشار ہوں۔

اِس سے ثابت ہوا کہ اولیاء کرام کے لئے اُن کے وصال پر خوشی کا دن ہے۔ چونکہ وہ دنیائے فانی سے اپنے نفس کا مجاہدہ فرما کر کامیابی کے ساتھ آخرت کے لئے رخصت ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اُنہیں آج حضور سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قبر میں شرفِ زیارت نصیب ہوتا ہے۔ اِسی لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ بوقتِ وفات کہتے تھے" انا القی محمداً وحبتہ" یعنی" میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دوستوں سے ملوں گا۔

دراصل یہ ہے تو وہی ایصالِ ثواب جس کی حقیقت قرآن و احادیث میں مفصل مذکور ہے صرف ولی اللہ سے خصوصیت کے طور اس کا نام عرس مشہور ہو گیا اور ہمارے عُرف میں عرس سے بھی مراد یہی ہے کہ کسی بزرگ کی وفات کے دن قرآن شریف پڑھ کر اس کا ثواب اُس بزرگ کی روح کو بخشا جائے۔ یہ جائز بلکہ مستحسن ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے ماثبت بالسنہ میں اِس کو مستحسنات متاخرین سے شمار کیا ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر

اکابرین سے بھی عرس ثابت ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فتاویٰ عزیزیہ ص 45 میں فرماتے ہیں کہ" بہت سے لوگ جمع ہوں اور ختم قرآن کریں اور کھانے شیرینی پر فاتحہ کر کے خاضرین میں تقسیم کریں یہ قسم حضور علیہ السلام اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں مروج نہ تھی۔لیکن اگر کوئی کرے تو حرج نہیں بلکہ زندوں سے مردوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

حاجی امداد اللہ صاحب (فرقۂ دیوبندیہ بالخصوص رشید احمد واشرف علی تھانوی جن کو اپنا پیر مانتے تھے) اپنے فیصلہ ہفت مسئلہ میں عرس کے جواز پر بہت زور دیتے ہیں خود اپنا عمل یوں بیان فرماتے ہیں" فقیر کا مشرب اس امر میں یہ ہے کہ ہر سال اپنے پیر ومرشد کی روح پر ایصالِ ثواب کرتا ہوں اول قرآن خوانی ہوتی ہے اور گاہ گاہ اگر وقت میں وسعت ہو تو مولود پڑھا جاتا ہے پھر ماحضر کھانا کھلایا جاتا ہے۔

خلاصہ : عرس کے جائز بلکہ مستحب و مستحسن ہونے پر کافی دلائل موجود ہیں۔ جن سے اہلسنت کے مسلک کی تائید ہوتی ہے اور مخالفین کے

پیشواؤں نے بھی اس کے جواز و استحباب کا اعتراف کرلیا تو وہابی و دیوبندی فرقوں کا اسے ناجائز و بدعت کہنا سراسر غلط و باطل ہے۔

عرس کے فائدے:

مزارات کی حاضری سے بزرگوں کے ساتھ عقیدت و انس میں اضافہ ہوتا ہے، اِس سے اُن کے فیوضات و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ بسا اوقات صاحبِ مزار کی توجہء خاص سے دینی دنیوی امور آسانی سے حل ہوتے ہیں۔ یہاں تک بعض خوش بختوں کو ولایت کی منازل بھی طے ہو جاتی ہیں جیسے ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ کو سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کے مزار پاک سے ولایت کاملہ نصیب ہوئی۔

حضور شیخ المشائخ رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین پانزدہم آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ عرس کے دن صاحبِ عرس کی مزار پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور اولیائے کرام صاحب عرس کو مبارکبادی دینے کے لئے آتے ہیں۔ اِسی لئے ہم اُن کے مزارات پر حاضر ہوتے ہیں کہ ہمیں بھی اُن کے فیوض و برکات کی خیرات ملے۔

حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عقل

بھی چاہتی ہے کہ عرسِ بزرگاں عمدہ چیز ہے (اولاً) تو اس لئے کہ عرس زیارت قبور اور صدقہ وخیرات کا مجموعہ ہے۔ زیارت قبور بھی سنت اور صدقہ بھی سنت تو دوسنتوں کا مجموعہ حرام کیونکر ہوگیا۔ (جاءالحق)

چند اہم سوالات اور اُن کے جوابات:

سوال : عرس کے جائز ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب : بزرگانِ دین کے اعراس میں ذکراللہ، نعت خوانی اور قرآنِ پاک کی تلاوت اور اس کے علاوہ دیگر نیک کام کرکے ان کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اور ایصالِ ثواب کے جائز اور مستحسن ہونے کے دلائل اوپر ذکر کیئے جاچکے ہیں۔

سوال : مزارات پر حاضر ہونے کا کیا ثبوت ہے؟

جواب : مزارات پر حاضری دینا زمانۂ قدیم سے مسلمانوں میں رائج ہے بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہداء اُحد کے مزارات پر برکات لُٹانے کیلئے تشریف لاتے تھے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی زیارۃ القبور)

سوال : بزرگانِ دین کے مزار پر کیوں جاتے ہیں اس ضمن میں کوئی واقعہ ہوتو وہ بھی ارشاد فرمادیں؟

جواب : اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا باعثِ برکت اور رفعِ حاجات کا ذریعہ ہے۔اس لیے بزرگانِ دین کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ اولیاء کرام کی قبور پر جاتے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجات کیلئے دعا کرتے جیسا کہ علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ علیہ اس بارے میں مقدمہ ردُّالمحتار میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں: ''میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اوران کی قبر پرآتا ہوں اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو دو رکعت پڑھتا ہوں اورانکی قبر کے پاس جا کراللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو جلد حاجت پوری ہوجاتی ہے۔''(ردالمحتار،مقدم الکتاب،مطلب یجوزتقلیدالمفضول مع وجودالافضل،۱۳۵۔۱)

سوال :بعض لوگ کہتے ہیں کہ عُرس پرغیرشرعی کاموں کاارتکاب کیا جاتا ہے لہٰذا وہاں جانااورعرس منانا جائزنہیں،یہ کہاں تک درست ہے۔؟

جواب : الحمدللہ عرس کا مسئلہ قرآن وحدیث، صحابہ کرام اور اولیاء صالحین کے عمل سے واضح ہو چکا ہے اور ہماری مراد بھی وہی عُرس ہے جو شریعتِ مطہرہ کے مطابق منائے جاتے ہیں۔ ہاں! غیر شرعی اُمور تو وہ ہر جگہ ناجائز ہیں اور یہ ناجائز کام عُرس کے علاوہ بھی ہوں تو ناجائز ہیں اور شریعت کے احکام کی معمولی سی سمجھ بوجھ رکھنے والا مسلمان انہیں جائز نہیں کہہ سکتا، ان خرافات سے دور رہنا چاہیے اور حتّی المقدور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے بچانا چاہیے۔

عرس کا دن خاص کیوں کیا جاتا ہے:

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ بزرگان دین کے اعراس کی تعین (یعنی عرس کا دن مقرر کرنے) میں بھی کوئی مصلحت ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا ہاں اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو ان کے وصال کے دن قبور کریمہ کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے چنانچہ وہ وقت جو خاص وصال کا ہے۔ اخذ برکات کے لئے زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ (ملفوظات شریف ص ۳۸۳)۔

عرس میں آتش بازی اور نیاز کا کھانا لٹانا حرام ہے۔؟

سوال : بزرگان دین کے عرس میں شب کو آتش بازی جلانا اور روشنی بکثرت کرنا بلا حاجت اور جو کھانا بغرض ایصال ثواب پکایا گیا ہو۔ اس کو لٹانا کہ جو لوٹنے والوں کے پیروں میں کئی من خراب ہو کر مٹی میں مل گیا ہو اس فعل کو بانیانِ عرس موجب فخر اور باعث برکت قیاس کرتے ہیں۔ شریعت عالی میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : آتش بازی اسراف ہے اور اسراف حرام ہے کھانے کا ایسا لٹانا بے ادبی ہے اور بے ادبی محرومی ہے تضیع مال ہے اور تضیع حرام۔ روشنی اگر مصالح شرعیہ سے خالی ہو تو وہ بھی اسراف ہے (فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۲۴ ص ۱۱۲)

اولیاء اللہ کا عرس فیوض و برکات کے حصول کا موجب :

اِس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ پاک و ہند میں اسلام اولیاء اللہ اور بزرگان دین کی تبلیغی کوششوں اور اُن کے قدم میمنت لزوم سے پھیلا

ہے۔ اُن مشاہیر اولیائے کرام میں حضور خواجۂ خواجگاں، حضور گنج بخش ہجویری، حضور نظام الدین اولیاء، حضور بندہ نواز گیسو دراز، حضور اشرف جہانگیر سمنانی، حضور قطبِ گوگی شریف وحضور قطبِ رائچور قدس سرہما وغیرہا ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اِن کو نفسِ زکیہ و نفسِ مطمئنہ پر پیدا فرمایا۔ نفسِ زکیہ و نفسِ مطمئنہ کی تعریف میں سرکار شیخ المشائخ رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین بارگاہِ شمسیہ رائچور اپنی تالیف "تاج العروس فی اقسامِ النّفوس" میں لکھتے ہیں کہ نفسِ زکیہ زُہّاد اور عام اولیاء کا نفس ہے اِس نفس کو گناہوں سے محفوظ رکھا گیا ہے، اِسی سے اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اولیاء محفوظ ہیں۔ نفسِ مطمئنہ اقطاب کرام وصدیقین رضی اللہ عنہم کا نفس ہے۔

خلاصہ : جن اولیائے کرام کی ولایت پر کوئی شک و شبہ نہیں اُن کا عرس منانا جائز اور صدہا فیوض و برکات کے حصول کا موجب ہے۔

فرقۂ مباحیہ عرس کا مستحق نہیں:

فرقۂ مباحیہ اپنی حیثیت کے خلاف کاذب گمان کرتے ہوئے

اپنی رسمی بیعت کو ارادتی بیعت گمان کرکے ولایت کے پندار میں گرفتار ہوتا ہے۔

بسوخت عقل زحیرت کے ایں چہ بوالعجبیست

پری نہفتہ رخ و دیو درکرشمہ وَ ناز

اِس پندار کو مباحیت کہتے ہیں مباحیت کی حقیقت میں حضور شیخ المشائخ رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب الاستقامۃ میں لکھتے ہیں کہ" مباحیہ اُن مدعیانِ سنیت کو کہتے ہیں جو طریقت کے پردے میں اولیاء واصلین کی باطل تشبیہ میں ولایت کے دعوے کے ساتھ اولیاء کے احوال کے نقال ہیں۔

مسلک المتقین میں ہے۔

نام آنہا بود مباحیہ

خویشتن را کنند صوفیہ

اُمت میں ولایت وہ اونچا درجہ ہے کہ علماء رسوم اہلسنت و

جماعت ولایت سے محروم ہیں، جیسا کہ محبوب یزدانی حضرت سید شاہ اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "علمِ دراست سے اگر درجۂ ولایت مل جاتا تو علوم ظاہر کے علما وفضلا ہر زمانے میں اولیا کے امام وپیشوا ہوتے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ ولی کو علم وراثت کا عالم ہونا چاہیئے، یہاں علم سے مراد علم دراست نہیں ہے (جو درسِ نظامیہ اور درسِ عالیہ کا نصاب ہے) بلکہ علم وراثت ہے (لطائف اشرفی) یہیں سے ثابت ہوا کہ علم دراست سے ولایت حاصل نہیں ہوتی اور ایسوں کو ولی مان کر ان کا عرس منانا جائز نہیں۔ ؎

کسے در صحن کاچی قلیہ جوید

اضاء العمر فی طلب المحال

یعنی جو شخص حلوے کی رکابی میں قلیہ ڈھونڈے اس نے محال کی طلب میں عمر کو برباد کر دیا یعنی جو شخص رسمی خلافت پر ولایت کا دعویٰ کر کے اپنے عرس کو جائز سمجھتا ہے، اس سے وہ ولایت نہیں پا سکتا، اور اس نے ایک محال دعوے میں اپنی عمر برباد کر دی جس میں زوالِ ایمان کا خوف ہے۔ (شمائل الاتقیا)

وہچریہ (وہابی و نیچری) نے حضرات انبیا اور اولیا کے صاحب وسیلہ ہونے کا انکار کیا تو مباحیہ نے حاحبانِ نفس کو صاحبِ وسیلہ بنا دیا۔ (الاستقامۃ) وہچریہ اولیاء کی ولایت اور اُن کے اعراس کے منکر ہیں تو وہیں مباحیہ غیرِ ولی (جس کی رسمی خلافت ہے) کو ولی بنا کر اُس کا غیر شرعی عرس منا کرامت کو گمراہ کرتے ہیں۔ پس وہچڑیہ انکار کر کے پھنستے ہیں اور مباحیہ غیر ولی کو ولی اقرار کر کے۔

ہماری اِس تفصیل سے واضح ہوگیا کہ وہچریہ اور مباحیہ دونوں ہی اولیاء اللہ کے دشمن ہیں، ایک عرس کا منکر ہے تو دوسرا غیر ولی کے عرس کا مقر۔ ان دونوں باطل فرقوں سے بچنا اہلسنت و جماعت پر لازم ہے۔

اے گندے مباحی دشمن حق تو شانِ طریقت کیا جانے

اسلام کا کلمہ لب پر ہے پر اِس کی حقیقت کیا جانے

رسالہ حقیقتِ عرس ختم ہوا۔

فقیر سید تمیم اشرف حسینی عفی عنہ

۲۶ ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ





 YouTube 

Shamsiya Network
+91 - 8105257139

Shamsiya Network is the Official Islamic Plateform of
KHANQAH-E-SHAMSIYA HUZOOR QUTBE RAICHUR

Visit Our Official Website
www.ShamsiyaNetwork.com





Shamsiya Network
+918105257139

#TeamShamsiyaNetwork
Raichur Sharif

Shamsiya Network is the Official Islamic Plateform of
KHANQAH-E-SHAMSIYA HUZOOR QUTBE RAICHUR

Visit Our Official Website
www.ShamsiyaNetwork.com